Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۴ر شوال ۱۳۹۲ھ ، یکم فتح ۱۳۵۱ھش ، یکم دسمبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۷۴

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۳۰ر نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُ لِلّٰہ

احباب جماعت حضور کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۳۰ر نبوت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"گلے کی خرابی اور نزلہ کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے"۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

۲۶ر نومبر بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے برادرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب مربی سلسلہ ابن محترم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ مومنہ فرحت صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب انجنیئر واپڈا کے ہمراہ مبلغ پانچہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مکرم و محترم چوہدری عبدالقادر صاحب کے خاندانوں کے لئے ہر رنگ میں مبارک ہونے کے لئے خاص دعا فرمائیں۔

(خاکسار مرزا رفیق احمد ابن مرزا گل محمد صاحب مرحوم دارالیمن ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عُمر تھوڑی ہے، اور عظیم الشان کام درپیش ہے اسلئے کوشش کرو کہ خاتمہ بالخیر ہو جائے

خاتمہ بالخیر بہت مشکل مرحلہ ہے، کیونکہ انسانی عمر کا ہر زمانہ خطرات اور مشکلات سے پُر ہے!

"میری طرف سے اپنی جماعت کو بار بار یہی نصیحت ہے کہ عمر چونکہ تھوڑی ہے اور عظیم الشان کام درپیش ہے اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔

خاتمہ بالخیر ایسا امر ہے کہ اس کی راہ میں بہت سے کانٹے ہیں۔ جب انسان دُنیا میں آتا ہے تو کچھ زمانہ اُس کا بے ہوشی میں گذر جاتا ہے۔ یہ بے ہوشی کا زمانہ وہ ہے جبکہ وہ بچہ ہوتا ہے اور اُس کو دُنیا اور اس کے حالات سے کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اس کے بعد جب ہوش سنبھالتا ہے تو ایک ایسا زمانہ آتا ہے کہ وہ بے ہوشی تو نہیں ہوتی جو بچپن میں تھی لیکن جوانی کی ایک مستی ہوتی ہے جو اس ہوش کے دنوں میں بھی بے ہوشی پیدا کر دیتی ہے اور وہ کچھ ایسا از خود رفتہ ہو جاتا ہے کہ نفس امارہ غالب آجاتا ہے۔ اس کے بعد پھر تیسرا زمانہ آتا ہے کہ علم کے بعد پھر لاعلمی آجاتی ہے اور حواس میں اور دوسرے قویٰ میں فتور آنے لگتا ہے۔ یہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہے۔ بہت سے لوگ اس زمانہ میں بالکل حواس باختہ ہو جاتے ہیں اور قویٰ بیکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر لوگوں میں جنون کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے بہت سے خاندان ہیں کہ ان میں ۶۰ یا ۷۰ سال کے بعد انسان کے حواس میں فتور آجاتا ہے۔ غرض اگر ایسا نہ بھی ہو تو بھی قویٰ کی کمزوری اور طاقتوں کے ضائع ہو جانے سے انسان ہوش میں بے ہوش ہوتا ہے اور ضعف و تکاہل اپنا اثر کرنے لگتا ہے۔ انسان کی عمر کی تقسیم انہیں تین زمانوں پر ہے اور یہ تینوں ہی خطرات اور مشکلات میں ہیں۔ پس اندازہ کرو کہ خاتمہ بالخیر کس قدر مشکل مرحلہ ہے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۵۴ و ۲۵۵)

جماعتِ احمدیہ کا ۸۰واں جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۲ء

بروز منگل، بدھ، جمعرات ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب ابھی سے اس عظیم روحانی اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ اپنے سنجیدہ اور ذی علم غیر از جماعت دوستوں کو بھی جلسہ میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم ماہِ فتح ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبہ اسلام کیلئے مالی و جانی قربانیاں ازبس ضروری ہیں

ہم گزشتہ شمارہ میں اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ خدائی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت اور عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کی جو بشارتیں ملتی ہیں وہ حتمی اور یقینی طور پر ضرور پوری ہوتی ہیں یہ کبھی نہیں ہوتا کہ وہ پوری نہ ہوں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ خدائی جماعتوں کے افراد کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے حسب استعداد حق کی اشاعت اور غلبہ کے لئے قربانیاں کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ اگر وہ اپنی شومیٔ قسمت سے قربانیاں پیش کرنے میں غفلت سے کام لیں تو انہیں اس کی سزا بھگتنی پڑتی ہے اور خدائی بشارتوں کا پورا ہونا ایک وقت تک کے لئے تعویق میں پڑ جاتا ہے۔ وہ پوری اُسوقت ہی ہوتی ہیں جب خدائی جماعت کے افراد ہر قسم کی غفلت اور سستی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مقدور بھر کوشش اور قربانیاں پیش کر دکھاتے ہیں۔

اس کے ثبوت میں ہم نے قرآن مجید کے حوالہ سے بنی اسرائیل کی مثال پیش کی تھی اور بتایا تھا کہ ہر چند کہ ان کے ساتھ تائید و نصرت اور دونوں جہانوں میں کامیابیوں اور کامرانیوں کے وعدے تھے لیکن جب وہ حسب استعداد قربانیاں پیش کرنے سے قاصر رہے تو نہ صرف یہ کہ ان وعدوں کا پورا ہونا التواء میں پڑ گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گمراہی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور انہیں لعنت کا مورد ٹھہرایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو بنی اسرائیل کا انجام اسی لئے یاد دلایا ہے تاکہ وہ ایسے اعمال بجالائیں جن کے نتیجہ میں وہ نصرتِ الٰہی کے مورد بنیں اور اُس انجام سے محفوظ رہیں جو اپنی بد اعمالی کی وجہ سے بنی اسرائیل کا ہوا۔ چنانچہ اس نے مسلمانوں کو بھی وہی نیک اعمال بجالانے کی بار بار تاکید فرمائی ہے جن کی اُس نے بنی اسرائیل کو تلقین کی تھی اور جن کی بجا آوری کے ساتھ تائید و نصرتِ الٰہی کو وابستہ ٹھہرایا تھا مثال کے طور پر وہ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۔ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (الصف آیات ۱۳ و ۱۴)

یعنی اے مومنو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے گی۔ وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اوّل اس لئے کہ ایسا کرنے کے نتیجہ میں وہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تم کو اُن جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے پاک مکانوں میں تم کو رکھے گا، یہ ہرگز کوئی معمولی کامیابی نہیں بلکہ عظیم الشان کامیابی ہے۔ دوم (اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنا تمہارے واسطے) اس لئے بھی بہتر ہے کہ ایک اور چیز بھی ہے جس کو تم بہت چاہتے ہو اور وہ اس دنیا میں اللہ کی تائید ہے اور ایک جلد حاصل ہونے والی فتح ہے۔ سو اے رسول! مومنوں کو بشارت دیدے کہ انہیں مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے کے صلہ میں اسی دنیا میں اللہ کی تائید و نصرت اور جلد حاصل ہونے والی فتح بھی ملے گی۔

اللہ کے راستے میں مقدور بھر مالی اور جانی قربانیاں پیش کرنے کی پُر زور تلقین کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مالی اور جانی قربانیاں پیش نہ کرنے کے بُرے انجام سے بھی خبردار فرمایا ہے۔ جیسا کہ وہ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرہ آیت ۱۹۶)

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں نہ ڈالو (کیونکہ راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے کے معنے ہلاکت اور بربادی کے ہیں)۔

نیز اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۔ (محمد آیت ۳۹)

سنو! تم وہ لوگ ہو جن کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ کرو۔ اور تم میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو بُخل سے کام لیتے ہیں۔ اور جو کوئی بھی بُخل سے کام لے وہ اپنی جان ہی کے متعلق بُخل سے کام لیتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم ہی محتاج ہو۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کر لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح بُخل کرنے والے نہیں ہوں گے۔

خدائی تائید و نصرت، فتح و ظفر اور غلبہ و استیلاء کے خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے سلسلہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی ان پُر زور تلقینوں اور اس میں سُستی دکھانے والوں کے بُرے انجام کی تفصیلی نشاندہی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص و فدائی اور وفاشعار و جان نثار صحابۂ کرامؓ کی طرف سے جس ردِّ عمل کا اظہار ہوا؟ انہوں نے صدق و صفا، اخلاص و وفا، قربانی و ایثار اور خدمت و فدائیت کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ خدا نے اس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۔ (الرعد آیت ۲۳)

اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے انہوں نے چھپ کر بھی اور ظاہراً بھی ہماری راہ میں خرچ کیا ہے اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دُور کرتے رہتے ہیں انہی کے لئے اُس گھر کا بہترین انجام مقدّر ہے۔

ان سب آیات سے ثابت ہے کہ خدائی بشارتوں اور وعدوں کا پُورا ہونا اس امر کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے کہ خدائی جماعت کے افراد حق کی اشاعت اور غلبہ کے لئے مقدور بھر جد و جہد اور قربانیاں پیش کرکے خدائی تائید و نصرت کے مورد بنیں۔ جب وہ ایسا کر دکھاتے ہیں تو خدائی وعدے پورے ہوکر انہیں ان کی ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی و کم مائیگی کے باوجود کامیابی و کامرانی، فتح و ظفر اور غلبہ و استیلاء سے ہمکنار کر دکھاتے ہیں۔ پس ہمارا بھی خدا اور اس کی دین کی عظمت کے قیام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانامؐ کے لئے بے دریغ مالی و جانی قربانیاں پیش کرنا اور کرتے چلے جانا ضروری ہے۔ اسکے بغیر ہمارا یہ توقع کرنا کہ خدائی وعدے ہمارے ہی ذریعہ پورے ہوں محض عبث ہے۔

قطعہ

اُس جہاں کا نظارہ کرنے کو
اِس جہاں میں نگاہ پیدا کر
جس سے ہوتا ہے نور کا احساس
دل سے ایسی سحر ہویدا کر

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یتیم پروری کی اہمیت
اور
اس کے متعلق اسلامی تعلیم

(سلطان احمد پیرکوٹی)

دنیا کے مظلوم طبقوں میں سے ایک طبقہ یتامیٰ کا بھی ہے اس طبقہ پر ہر قسم کے ظلم روا رکھے جاتے ہیں۔ ماں باپ زندہ ہوتے ہیں تو ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کئی لوگ ان کی خوشامد کرتے ہیں ان کی دوستی اختیار کرتے ہیں۔ ان کا اکرام و احترام کرتے ہیں مگر جب وہ مر جاتے ہیں تو یہ سب تعلقات محبت و اکرام ٹوٹ جاتے ہیں۔ ان کی اولاد جواب لاوارث رہ جاتی ہے اس کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا وہ دربدر ٹھوکریں کھاتی ہے۔

وقتی طور پر جب تک صدمہ کا اثر تازہ ہوتا ہے اقرباء اور متعلقین پر ایک حد تک یہ اثر ہوتا ہے کہ مرنے والے کی بیوہ اور اولاد کا خیال رکھا جائے اور وہ ایک حد تک ان کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے یہ اثر ختم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یتامیٰ کی پرورش کی غرض سے بیوہ سے شادی کر لی جاتی ہے اور بیوہ بھی سمجھتی ہے کہ اس طرح اس کے یتیم بچوں کی پرورش ہو جائے گی۔ مگر چند مہینوں اور بعض اوقات چند دنوں کے بعد ہی سوتیلا باپ یتیم بچوں کو دھتکارنے لگ جاتا ہے۔ انہیں ٹھوکریں مارتا ہے اور اپنے اوپر بوجھ سمجھتا ہے اور اس طرح ایک طرف وہ بچوں کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے۔ تو دوسری طرف ان کی ماں کو بھی ذہنی کوفت اور اذیت دیتا ہے۔ بعض یتیم ایسے ہوتے ہیں جن کا والد ان کے لئے بڑی جائداد یا نقدی چھوڑ جاتا ہے اس جائداد اور نقدی پر قبضہ کرنے کے لئے رشتہ داروں میں دوڑ شروع ہو جاتی ہے انہیں یتامیٰ کی پرورش کا بہانہ بنا کر بیوہ سے شادی کر لی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ اس پر اثر انداز ہو کر بچوں کی جائداد اور اموال کو ہضم کر لیا جاتا ہے۔ بعض اوقات جائداد اور اموال پر قبضہ کرنے کے لئے یتیم بچوں کے قتل کے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ عدالتوں میں مقدمات دائر کر کے انہیں محروم الارث بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور روپیہ پیسہ اور اثر و رسوخ کے زور پر ان کی جائداد اور اموال پر قبضہ کر لیا جاتا ہے اس طرح جو یتیم بچے اپنے والد کی چھوڑی ہوئی جائداد اور دولت کے سہارے پرورش پا سکتے تھے۔ انہیں اس سہارے سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔

بعض لوگ یتامیٰ کو کمائی کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ مثلاً وہ بعض ایسے ادارے کھول لیتے ہیں جن میں بظاہر یتیموں کی پرورش کی جاتی ہے اور پھر ان کے نام پر آنے والے صدقات اور عطیات سے خود فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بعض ادارے تو بچوں کو بھیک مانگنے پر مجبور کرتے ہیں اور خیرات کی صورت میں اکٹھی کی ہوئی رقم کو بعد میں اپنے تصرف میں لے آتے ہیں۔ عام حالات میں بھی یتیم بچوں سے ان کے لاوارث ہونے کی وجہ سے حقارت اور ذلت کا سلوک کیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ بگڑ جاتے ہیں اور اسی طرح قوم کی یہ دولت تباہ ہو جاتی ہے۔

دنیا میں انسان واقعات کو دیکھتا ہے تو اس کا دل کانپ اٹھتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں مر گیا تو میرے بچوں کے ساتھ بھی یہ سلوک ہوگا۔ میرے بچے بھی بھیک مانگنے اور دربدر ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہوں گے۔ انہیں لوگ بات بات پر ٹھوکریں ماریں گے وہ روئیں گے چیخیں گے مگر ان کی یہ آہ و زاری کسی کے دل پر اثر نہ کرے گی۔ یہ خیال آنے پر جہاں وہ ذہنی طور پر پریشان ہوتا ہے وہاں قومی اور ملکی خدمات سے بھی جی چراتا ہے۔ اگر ہمارا قومی کیریکٹر اس حد تک ترقی کر جائے کہ جب کوئی شخص مرے تو اس کے بچوں کے متعلق ساری قوم میں ایک زبردست جذبہ اخوت و ہمدردی پیدا ہو جائے اور ہر شخص یہ چاہے کہ ان بچوں کو اس کے سپرد کر دیا جائے اور وہ ان کی پرورش کرے تو موت کا ڈر قوم کے ہر فرد کے دل سے نکل جاتا ہے اور وہ قوم و ملک کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرنے کے لئے آمادہ و تیار ہو جاتا ہے کیونکہ وہ خیال کرتا ہے اگر وہ ان خدمات کی بجا آوری کے دوران مر بھی گیا تو اس کے بچے قوم کے پاس امانت ہوں گے۔ وہ ان کی ہر طرح نگہداشت کرے گی۔ ان سے حسن سلوک کرے گی اور اپنے بچے سمجھ کر ان کی ضروریات کو پورا کرے گی وہ فاقہ مستی کی وجہ سے بھیک مانگنے پر مجبور نہیں ہوں گے وہ دربدر ٹھوکریں نہیں کھائیں گے۔ وہ عزت و وقار کے ساتھ زندگی بسر کریں گے۔

غرض یتامیٰ کی نگہداشت اور پرورش کا احساس قوم کے اندر پیدا ہو جائے۔ اسے اس طرف توجہ پیدا ہو اور ہر فرد قوم کے اندر یتامیٰ کے بارہ میں جذبہ اخوت و ہمدردی پیدا ہو جائے تو قوم کا ہر فرد قوم اور ملک کی خاطر جان و مال کی قربانی پیش کرنے پر تیار ہو جائے اور قوم ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائے لیکن اگر قوم میں یہ احساس پیدا نہ ہو بلکہ اس کا نمونہ اس کے برعکس ہو تو کون شخص ہے جو مرنے پر تیار ہو۔ اس صورت میں ہر شخص جانی قربانی پیش کرنے سے ڈرے گا کیونکہ وہ سمجھے گا کہ میری موت میرے بچوں کی موت ہے۔ میری موت میری بیوی اور دوسرے زیر کفالت افراد خاندان کی موت ہے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

"جب کسی قوم میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ وہ یتامیٰ اور مساکین کی خبر گیری کرنے لگ جائے اور ان کا احترام ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے ان کی پرورش میں انہیں سکون اور راحت ہو اور وہ یتیموں کو ایسا ہی سمجھیں جیسے ان کے اپنے بچے ہیں تو اس قوت ایمانی کے بغیر بھی وہ قوم بہادر بن جاتی ہے اور جب اس کے ساتھ کسی کو حیات بعد الموت پر ایمان بھی ہو اور زندہ خدا پر توکل ہو تو پھر تو یہ دو چیزیں مل کر اس کے دل کو ایسا مضبوط بنا دیتی ہیں کہ موت کا ڈر اس کے قریب بھی نہیں آتا۔ یورپین قوموں میں اگر انہیں دلیری نظر آتی ہے تو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نوجوانان کے اندر یہ احساس پایا جاتا ہے کہ اگر ہم مر گئے تو ہماری قوم یتامیٰ و بیوگان کی خبر گیری کرے گی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ موت کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ جاتا ہے اور اپنی جان کو قربان کر دیتا ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ)

پس قومی کیریکٹر کے لحاظ سے یہ بات بہت ضروری ہے کہ یتامیٰ کی نگہداشت اور پرورش کا احساس افراد قوم میں پایا جائے جب کوئی شخص فوت ہو تو یہ سوال نہ ہو کہ اس کے بچوں کی پرورش کون کرے گا بلکہ ایک سے زیادہ افراد ان کی پرورش کے لئے تیار ہو جائیں۔ ان کو اپنی اولاد کی طرح سینہ سے لگائیں۔ ان سے محبت اور پیار کا سلوک کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو یتامیٰ کا بہت خیال تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر بیواؤں سے شادی کی اور یتامیٰ کی پرورش کی۔ آپ بازار میں تشریف لے جاتے تو یتیم بچے آپ کا دامن پکڑ لیتے اور اپنی ضروریات بیان کرتے حضور ان کی ضرورت پہلے پوری کرتے۔ صحابہؓ کو بھی بیواؤں سے شادی کرنے کا بہت خیال تھا۔ ابھی کسی بیوہ کی عدت گذرنی ہوتی تھی کہ کوئی نہ کوئی شخص اس کے پاس پیغام شادی لیکر آ جاتا تا اس کے بچے اپنے آپ کو بے سہارا نہ سمجھیں وہ صحیح رنگ میں تربیت پا سکیں۔ اس زمانہ میں یتیم بچوں کی پرورش کرنے والے کی تلاش نہیں کیا جاتا تھا بلکہ لوگ خود بخود اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کر دیتے تھے۔ لیکن آجکل یتامیٰ سے جو سلوک کیا جاتا ہے وہ بہت قابل فکر ہے یتامیٰ کی نگہداشت اور پرورش سے کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر بچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اس قومی ذمہ داری کو ادا کرنے سے پہلوتہی کی جاتی ہے جس کی وجہ سے قوم کا ایک حصہ ناکارہ ہو جاتا ہے۔

گو یتامیٰ کی پرورش اور نگہداشت کی تعلیم ہر مذہب نے دی ہے مگر اسلام اپنی اور تعالیم کی طرح اس میں بھی ممتاز اور منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اس نے یتامیٰ کے متعلق نہایت جامع تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرما کر آپ کو اور آپ کے متبعین کو یہ حکم

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہالینڈ مشن میں عید الفطر کی تقریب سعید

(مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل انچارج مبلغ ہالینڈ)

امسال بھی عید الفطر بفضلہ تعالیٰ پہلے کی طرح اپنی تمام برکات کے ساتھ آئی اور جماعت احمدیہ ہالینڈ نے پوری شان اور پورے اسلامی وقار کے ساتھ اس تقریب کو منایا اور اس کی برکات سے متمتع ہوئی۔

یہاں عید الفطر مورخہ ۹ر اگست بروز بدھ منائی گئی۔ کئی روز پہلے سے مشن میں احباب جماعت نے مل کر اس روز سعید کے لئے تیاری شروع کر دی تھی۔ چنانچہ ایک ہفتہ قبل وقار عمل کر کے باغ کی صفائی کی گئی اور مسجد کو اور مشن ہاؤس کو اندر اور باہر سے صاف کیا گیا۔

مستورات نے مشن ہاؤس آکر باورچی خانہ کا انتظام سنبھالا اور دعوت چائے اور دعوت طعام کے لئے تیاری کی اور یہ دونوں پروگرام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دئے۔ جزاھن اللہ تعالیٰ۔ عید کے لئے اپنے ماہنامہ الاسلام میں اعلان شائع کیا گیا۔ نیز ایک دعوت نامہ علیحدہ تیار کر کے بھجوایا گیا۔ اخبارات اور پریس میں خبر بھجوائی گئی جو تمام اخبارات میں شائع ہوئی۔

عید کے روز حسب معمول ہمارے ترکی مسلمان بھائی صبح سویرے ہی مسجد میں آنا شروع ہو گئے۔ مسجد اور مشن ہاؤس کے دونوں ہال کمروں کو رات ہی سے فرش بچھا کر نماز کے لئے تیار کر دیا گیا تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اوپر کی منزل میں مستورات کے لئے نماز پڑھنے کا انتظام تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں مسجد اور دونوں ہال لوگوں سے بھر گئے بعد میں آنے والوں کو راستہ میں ہی کھڑا ہونا پڑا۔

احباب جماعت کے علاوہ بہت سے اسلامی ممالک کے مسلمان بھائی نماز کے لئے آئے چنانچہ ترکی، مصر، پاکستان، مراکش، لیبیا، شام، تونس، انڈونیشیا، سورینام، اور انڈیا کے مسلمانوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی۔ اس موقع پر کئی غیر مسلم ڈچ احباب بھی آئے۔ جنہوں نے خطبہ سنا دعوت چائے میں شرکت کی اور کتب خریدیں۔

نماز عید پڑھانے اور خطبہ دینے کی اس عاجز کو توفیق ملی خطبہ سے قبل خاکسار نے حاضرین کے سامنے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اس موقع کی مناسبت سے آمدہ پیغام اور سلام اور تہنیت کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس سے احباب جماعت کے چہرے خوشی اور مسرت سے چمک اٹھے اور ان کی عید دوبالا ہو گئی۔ حضور کے دعائیہ اور رہنمائی سے بھرپور کلمات نے حاضرین کے دل کو گرما دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک کلمات افادہ احباب کے لئے ذیل میں تحریر ہیں حضور نے فرمایا:۔

"مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سب بھائیوں اور سب بہنوں کو عید مبارک ہو۔ ہماری حقیقی عید یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے انتہائی خادم بنیں۔ بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ ہمارے وجود۔ ہماری ہستی اور ہمارے اعمال میں دنیا کو اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے نظر آئیں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اسلام غالب آئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت انسان کے دل میں بیٹھ جائے۔ خدا کرے ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر انتہائی قربانیاں دینے والے ہوں اور ہمیں حقیقی خوشیاں میسر آتی رہیں۔" (خط مورخہ ۲/۱۰/۷۸)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سنانے کے بعد محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید کی طرف سے احباب جماعت کے نام آمدہ عید مبارک اور السلام علیکم کا پیغام پہنچایا گیا احباب جماعت نے اس یادآوری پر ممنونیت کا اظہار کیا۔

نماز عید وغیرہ سے فارغ ہونے پر احباب نے روایتی طریق پر ایک دوسرے کو عید مبارک پیش کی اور مصافحہ و معانقہ کر کے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مشن کی طرف سے ہر خاص و عام کو جو حاضر تھے دعوت چائے پیش کی گئی۔ غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت کی اور اسلام و احمدیت پر معلومات حاصل کیں اور لٹریچر خرید کیا۔

دوپہر کے وقت احباب جماعت اور دوستوں کی خدمت میں پاکستانی کھانا پیش کیا گیا

احباب جماعت ہالینڈ مشن کی ترقی اور یہاں غلبہ اسلام و احمدیت کے لئے دعا فرمادیں تاکہ یہ خوشی بھی ہم اپنی آنکھوں دیکھ سکیں جزاکم اللہ تعالیٰ۔

وقف جدید کا سال

ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی ہے تمام اطفال اپنا اپنا وعدہ جلد از جلد لکھوائیں قائدین خدام الاحمدیہ اور ناظمین و مربیان اطفال ان وعدہ جات کی وصولی کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس بیرون سے اہم گذارش

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بیرون (از پاک و ہند) سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس کی سرگرمیوں کو لائحہ عمل کے مطابق منظم طریق سے آگے بڑھائیں اور خدام کو مجلس کی سرگرمیوں اور کارروائیوں میں عملاً حصہ لے کر مجالس کے اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے اور اسلام و احمدیت کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے کی ترغیب دیں۔ نمازوں کی پابندی تلاوت کلام پاک میں باقاعدگی مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجلس کے اجلاسوں وقار عمل اور خدمت خلق کے سلسلہ میں خدام کو بیدار کرتے رہنا از حد ضروری ہے۔ تمام قائدین کرام سے گذارش ہے کہ اپنی مجلس کی سرگرمیوں اور ان کے نتائج سے مرکز کو آگاہ کرتے رہیں۔ ماہانہ رپورٹوں کی مرکز کو ترسیل بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دنیا کے ہر حصہ میں بسنے والے خدام کو اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے ہر قسم کے شر اور تکلیفوں سے محفوظ رکھے اور دین و دنیا کی حقوق سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو بہ احسن نبھانے کی توفیق دے۔

(مہتمم مجالس بیرون مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ پاکستان)

انصار توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ایک یادگار زمانہ دور ہے جس کی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوحؑ سے لیکر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک خبر دی۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپؑ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت اسلام و اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر جو نظر آرہی ہیں ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک (تحریک جدید) میں حصہ لے اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے۔"

پس ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر اپنے حلقہ اثر میں تمام افراد کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل کریں۔ تا کوئی فرد اس عظیم الشان ثواب سے محروم نہ رہے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مکرم ماسٹر چراغ الدین صاحب آف عارف والا وفات پا گئے

میرے والد مکرم ماسٹر چراغ الدین صاحب آف عارف والا حال وارد دارالعلوم غربی ربوہ تین ماہ کینسر کے مرض میں مبتلا رہ کر ۲۶ر نومبر ۷۲ء کو ساڑھے نو بجے شب اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ۱/۹ حصہ کے موصی تھے صوم و صلوٰۃ کے پابند۔ ملنسار اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار لڑکے دو لڑکیاں تین پوتیاں اور ایک پوتا یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خاکسار ماسٹر اشرف احمد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی بھابی آمنہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ خلیل احمد صاحب حال مقیم ماڈل ٹاؤن لاہور ابھی شدید بیمار ہیں حالت خطرہ سے باہر نہیں اب ڈاکٹروں کے مشورہ سے انگلستان لے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ قارئین سے استدعا ہے کہ وہ ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(فرخندہ اختر شاہ پرنسپل جامعہ نصرت)

۲۔ خاکسار کے والد سید محمد حسین شاہ صاحب کو بس سے اترتے ہوئے چکر آیا اور گر پڑنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین!

(سید حبیب اللہ ابن سید محمد حسین شاہ احمد نگر)

۳۔ میرے بیٹے عزیزم منور احمد کو ایک حادثہ میں سر پر چوٹ آئی ہے صبح سے شام تک حواس ٹھیک نہیں رہتے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں اس کی عاجل صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ (محمد شفیع مکان ۸۹۶ بلاک ۵ ناظم آباد کراچی ۳۳)

3
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مسل نمبر ۲۰۹۶۲

میں سلیمہ ڈار ہیڈ مسٹرس بنت محترم اللہ دتہ صاحب ڈار قوم ڈار کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن ۱/۲ تولہ قیمت ۱۰۰/- روپے (۲) ایک عدد السیشن واچ قیمت ۱۲۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ سلیمہ ڈار ہیڈ مسٹرس بنت اللہ دتہ صاحب ڈار مکان ۱۳۳/۳۱ رامالین فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

گواہ شد:۔ اللہ دتہ ڈار مکان ۱۳۳/۳۱ رامالین فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد:۔ عبدالرشید شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۰۹۶۳

میں زکیہ بیگم زوجہ ملک محمد اسحاق صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ایک عدد کانٹے طلائی وزن چار ماشے مالیتی ۱۰۰/- روپے (۲) حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ زکیہ بیگم زوجہ محمد اسحاق محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد اسحاق خاوند موصیہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد:۔ حاجی محمد فاضل دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۹۶۴

میں امۃ الوسیم باجوہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ قوم باجوہ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن ۳۰/۱۱-L ساہیوال ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ الوسیم باجوہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ چک ۳۰/۱۱-L ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال۔

گواہ شد:۔ رشید احمد چک ۳۰/۱۱-L ضلع ساہیوال

گواہ شد:۔ نذیر احمد باجوہ امیر جماعت احمدیہ چک ۳۰/۱۱-L ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۰۹۶۵

میں بشریٰ بیگم زوجہ نعیم احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ اراضی یعقوب ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزن تین تولہ چار ماشے مالیت ۷۵۷/- روپے (۳) ایک عدد گھڑی کلائی مالیتی ۱۵۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ بشریٰ بیگم زوجہ نعیم احمد صاحب ساکن محلہ اراضی محمد یعقوب ضلع سیالکوٹ۔

گواہ گشتد:۔ نعیم احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ صوبیدار ضیاء الدین محلہ پورن نگر سیالکوٹ۔ (باقی)

احمدی احباب توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آپ لوگ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ یورپ اور امریکہ میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے رستہ کھولے اور ہماری جو سکیم ہے کہ یورپ میں ہماری کئی مساجد ہوں۔ امریکہ کی ریاست میں کئی مساجد ہوں۔ اس کو خدا تعالیٰ جلد سے جلد پورا کرے۔"

ہماری جماعت کے ہر فرد (مردوں، عورتوں اور بچوں) کو چاہیئے کہ اسلام اور احمدیت کو تمام دنیا میں غالب کرنے کے لئے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ تاکہ ہم حضرت المصلح الموعودؓ کی مذکورہ بالا پاکیزہ خواہش کو پورا ہوتا دیکھ لیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پروگرام فوجی بھرتی دسمبر ۱۹۷۲ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
1-12-72	جمعہ	ریسٹ ہاؤس شاہ پور صدر	سرگودھا
2-12-72	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس مٹھہ ٹوانہ	//
4-12-72	سوموار	// // نوشہرہ	//
5-12-72	منگل	// // عیسیٰ خیل	میانوالی
6-12-72	بدھ	// // میانوالی	//
7-12-72	جمعرات	ٹاؤن کمیٹی ربوہ	جھنگ
8-12-72	جمعہ	یونین کونسل۔ میانی	سرگودھا
9-12-72	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس۔ جھنگ	جھنگ
11-12-72	پیر	// // کھسگرال	سرگودھا
12-12-72	منگل	// // قائد آباد	//
13-12-72	بدھ	// // ڈھڈے والا	میانوالی
14-12-72	جمعرات	// // پیلپا	سرگودھا
15-12-72	جمعہ	// // پھلروان	//
16-12-72	ہفتہ	// // شورکوٹ روڈ	جھنگ
18-12-72	پیر	سرکٹ ہاؤس جوہر آباد	سرگودھا
19-12-72	منگل	ریسٹ ہاؤس بھکر	میانوالی
20-12-72	بدھ	// // پپلاں	//
21-12-72	جمعرات	// // امین پور	جھنگ
22-12-72	جمعہ	// // مکڑوال	میانوالی
23-12-72	ہفتہ	// // جھنگ	جھنگ
26-12-72	منگل	میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
27-12-72	بدھ	ریسٹ ہاؤس شورکوٹ روڈ	جھنگ
28-12-72	جمعرات	// // لوان جنڈانوالہ	میانوالی
29-12-72	جمعہ	// // وال بھچراں	//
30-12-72	ہفتہ	// // احمد پور سیال	جھنگ

قد ۵ فٹ ۴ انچ۔ چھاتی ۳۲-۳۳۔ تعلیم پانچ جماعت۔

کم از کم معیار بھرتی:۔ وزن ۱۰۷ پونڈ۔ عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال وقت بھرتی نو بجے صبح۔

نوٹ:۔ ان جگہوں پر نوجوانوں کی بھی بھرتی ہوگی۔

(ناظر امور عامہ)

بقیہ صفحہ ۳

دیتا ہے کہ اَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ (الضحیٰ) تم یتیموں سے وہ معاملہ کرو جو لا تقھر والا ہو قھر کے لغوی معنے غلبہ اور تذلیل کے ہیں گویا اس ارشادِ خداوندی کا مطلب یہ ہے کہ یتیموں سے کبھی ایسا سلوک نہ کرو جو ان کو ذلیل کرنے والا ہو جو ان کی تحقیر کا موجب ہو بلکہ ہمیشہ ان کی فلاح و بہبود کا خیال رکھو ان کا اکرام کرو ان کی ضروریات کو پورا کرو ان کو ابھارنے اور ترقی دینے کی کوشش کرو۔ اس آیت سے ایک مفہوم یہ بھی نکلتا ہے کہ یتیموں کی پرورش اس رنگ میں کرنی چاہیئے کہ وہ ترقی سے محروم نہ رہیں ان کے قویٰ نہ دبنے پائیں بلکہ وہ اپنی فطری استعداد کے مطابق کام کرنے اور ترقی کے لئے کوشش کرنے میں آزاد ہوں۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوم میں ایسی رُوح پیدا ہونی چاہیئے کہ اس کا ہر فرد موت کو غدّاری پر ترجیح دے

نظام اور تبلیغ سے کامیاب ہونے والی جماعتوں کے لئے بددیانتی بہت نقصان دہ ہوتی ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

"جب تک کسی قوم میں دیانت نہیں اس وقت تک نہ اس قوم میں حکومت رہ سکتی ہے نہ وہ حکومت لے سکتی ہے اور اگر بالفرض وہ کبھی اپنی کثرت تعداد کی بناء پر حکومت لے بھی لے تو وہ حکومت کو سنبھال نہیں سکتی۔ اگر یہ چیز صرف حکومت سے تعلق نہیں رکھتی۔ کہ یہ کہا جائے کہ آپ حکومتوں کی بات لے بیٹھے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی بات کیوں نہیں کرتے حقیقت یہ ہے کہ طاقت اور جتھا حکومتوں سے ہی وابستہ نہیں ہوتا بلکہ قوموں سے بھی وابستہ ہوتا ہے اور بعض قومیں تو تلوار سے جیتی ہیں اور بعض نظام اور تبلیغ سے جیتی ہیں۔ بلکہ نظام اور تبلیغ سے جیتنے والی جماعتوں کو دیانت کی ان جماعتوں سے بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے جو تلوار سے جیتی ہیں۔ اس لئے کہ جن قوموں کے پاس تلوار ہوتی ہے وہ تو بددیانتوں کا تلوار سے سر اڑا سکتی ہیں مگر جن کے پاس تلوار نہ ہو انہیں بددیانتی بہت زیادہ نقصان پہنچایا کرتی ہے۔ کیونکہ ان کے پاس بددیانتوں کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔ انگریزوں میں یا فرانسیسیوں میں یا جرمنوں میں جب کوئی شخص غدّاری کرتا ہے تو انگریز، فرانسیسی اور جرمن اس پر مقدمہ کرتے اور جرم ثابت ہونے پر اُسے مار ڈالتے ہیں مگر جن کے پاس حکومت نہیں ہوتی اور جو تلوار سے کامیاب نہیں ہونا چاہتے بلکہ نظام اور تبلیغ سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں ان میں جب کوئی غدار پیدا ہو جاتا ہے تو وہ اس کا سوائے اس کے اور کیا علاج کر سکتے ہیں کہ دلائل سے اس کا مقابلہ کریں مگر کس رنگ میں مقابلہ کرنے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ غدّار شور مچاتا رہتا ہے اور اس کو دیکھ کر بعض اور لوگ بھی جن کی فطرت میں غدّاری کا مادہ ہوتا ہے یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ ان کے پاس طاقت تو ہے نہیں چلو ہم بھی ذرا شور مچائیں چنانچہ وہ بھی جماعت کو بدنام کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس قسم کے مفاسد کو دور کرنے کا صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ غدّاری کا قلع قمع کر دیا جائے۔ اور غداری کا قلع قمع اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک قوم میں ایسی روح پیدا نہ ہو کہ اس کا ہر فرد موت کو غدّاری پر ترجیح دے اور وہ کہیں کہ ہم مر جائیں گے مگر غدّاری نہیں کریں گے۔"

(مشعل راہ صفحہ ۱۲۲ تا ۱۲۳)

اطفال الاحمدیہ کے لئے

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۳۵۱ھش کے موقع پر وظیفہ کے امتحان میں خدام الاحمدیہ کے خصوصی وظیفہ کے مستحق حسب ذیل اطفال ٹھہرے ہیں۔ عنقریب کسی تقریب میں وظیفہ کی رقم دی جائے گی۔

اوّل: مقصود الحق ربوہ

دوم: عقیل احمد۔ ناصر آباد۔ سندھ

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ربوہ میں محکمہ انسداد ملیریا کے عملہ نے ملیریا کے خاتمہ کے لئے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ ہمراہ لجنہ گھر گھر جا کر کارڈوں پر دستخط کرانے کا طریق کار ختم کر دیا گیا ہے اب ہر ہفتہ محلہ میں مریضوں کو دوائی تقسیم کرنے کے لئے متعلقہ مسجد میں اعلان کر دیا جائے گا ضرورتمند احباب مقررہ جگہ پر پہنچ کر دوائی حاصل کر لیا کریں

ناصر احمد خان عارف ملیریا سپروائزر ربوہ

(محکمہ انسداد ملیریا ضلع جھنگ)

اعلان نکاح

مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ مقیم کراچی نے پچھلے دنوں کراچی میں حسب ذیل دو نکاحوں کا اعلان کیا:-

۱۔ عزیزم منیر الحق ایم کام اکاؤنٹس منیجر یونیورسل لائف انشورنس کمپنی لاہور ابن مکرم حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثمینہ آفتاب سلمہا بنت مکرم میجر آفتاب احمد صاحب کراچی بعوض حق مہر مبلغ پندرہ ہزار روپے بتاریخ ۱۴ اگست ۱۹۷۲ء

۲۔ عزیزم میجر امین الحق ابن مکرم حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزہ روبینہ آفتاب سلمہا بنت مکرم میجر آفتاب احمد صاحب کراچی بعوض حق مہر پندرہ ہزار روپیہ بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۷۲ء

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو دونوں خاندانوں کیلئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

بیگم حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم

۱۷۶۔ ۸۔ سمن آباد۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس آیۂ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"ایک احمدی مسلمان کو اس حقیقت کی معرفت حاصل کرنی چاہیئے کہ اسے بلا استثناء تمام بنی نوع انسان کا خادم بنایا گیا ہے۔ جب تک ہر احمدی میں یہ ذہنیت پیدا نہ ہوگی اس وقت تک بعثت مہدی معہود کی اصل غرض (جو تکمیل اشاعت ہدایت کے ذریعہ روئے زمین کے تمام اہل ملل کو علیٰ دین واحد جمع کر کے امت واحدہ میں ڈھالنے کے اہم اور عظیم الشان مقصد کی آئینہ دار ہے) بہ تمام و کمال پوری نہیں ہوگی۔"

اے مخلصین جماعت احمدیہ اس امر کو ملحوظ رکھئے کہ اس مقصد کے حصول کے لئے آپ کو قربانیاں دینا ہوں گی۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ بھی اسی کی ایک کڑی ہے اس میں فراخدلی سے حصہ لیجئے۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

دعائے مغفرت

ہماری والدہ محترمہ مہر بی بی صاحبہ طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۶/۱۱ بروز اتوار بوقت سوا سات بجے شام بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مورخہ ۲۷/۱۱ بروز سوموار بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو جنت النعیم میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین (خاکسار غلام مصطفیٰ کاہلوں ریٹائرڈ سٹیشن آفیسر ۱۲/۱ دارالصدر شمالی ربوہ)